

31819 - عمرہ کرنے کا طریقہ

سوال

میں عمرہ کا تفصیلی طریقہ جاننا چاہتا ہوں .

پسنیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عبادت بھی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں دو شرطیں نہ پائی جائیں اور دو شرطیں یہ ہیں :

پہلی : اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص وہ اس طرح کہ اس عبادت سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور دار آخرت چاہی جائے اور اس میں کسی بھی قسم کی ریاکاری اور دکھلاوا شامل نہ ہو اور نہ ہی وہ عمل دنیا کے لیے کیا جائے .

دوسری شرط : اس عبادت میں قولی اور عملی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی ہونا ضروری ہے ، اور جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی معرفت و پہچان نہ ہو اس وقت تک نبی کریم صلی اللہ وسلم کی اتباع بھی نہیں ہو سکتی .

اس لیے جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتا ہو - چاہے وہ عبادت حج یا عمرہ یا کوئی اور عبادت ہو - اسے چاہیے کہ وہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سیکھے تاکہ اس کا وہ عمل سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو .

ذیل کی سطور میں ہم سنت نبویہ میں وارد عمرہ کا طریقہ درج کرتے ہیں :

عمرہ مندرجہ ذیل چار اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے :

احرام ، بیت اللہ کا طواف ، صفا اور مروہ کی سعی اور سرکے بال منڈانا یا چھوٹے کروانا .

اول : احرام باندھنا :

حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کو احرام کہا جاتا ہے .

جب کوئی شخص احرام باندھنا چاہے تو سنت یہ ہے کہ غسل جنابت کی طرح غسل کرے اور اپنا لباس اتار دے اور بہترین قسم کی خوشبو کستوری وغیرہ جو میسر ہو سکے سر اور داڑھی میں لگائے اور چادریں زیب تن کرے اور یہ خوشبو احرام کے بعد بھی اس کے جسم سے آتی ہو تو اسے کوئی نقصان نہیں اس لیے کہ بخاری اور مسلم شریف میں مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو جو خوشبو ملتی اسے لگاتے ، پھر اس کے بعد میں کستوری کی چمک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی میں دیکھتی . صحیح بخاری (271) صحیح مسلم (1190) .

حدیث میں الوبیص کے معنی چمک ہیں .

اور احرام کے وقت عورتوں اور مردوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے حتیٰ کہ حائضہ اور نفاس والی عورت کے لیے بھی غسل کرنا سنت ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس نفاس کو حالت میں ہی احرام کے وقت غسل کرنے اور لنگوٹ باندھ کر احرام باندھنے کا حکم دیا تھا دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (1209) .

پھر غسل کرنے اور خوشبو لگانے کے بعد احرام کا لباس زیب تن کرے اور اگر فرضی نماز کا وقت ہو تو نماز ادا کرے لیکن حائضہ اور نفاس والی عورت نماز ادا نہیں کرے گی اور اگر فرضی نماز کا وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ الوضوء کی نیت سے ادا کرے ، نماز سے فارغ ہو کر قبلہ رخ ہو اور احرام کی نیت کرے .

یہ بھی جائز ہے کہ وہ سواری (گاڑی) پر سوار ہونے اور کوچ کرنے تک احرام کی نیت مؤخر کرے لہذا میقات سے مکہ مکرمہ روانہ ہونے سے قبل احرام کی نیت کرے .

اور پھر لبیک اللهم عمرة کہے اور پھر وہ تلبیہ کہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں :

(لبیک اللهم لبیک ، لبیک لا شریک لک لبیک ، إن الحمد والنعمۃ لک والملك لا شریک لک) اے اللہ حاضر ہوں میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں ، یقیناً نعمتیں اور تعریفات اور بادشاہی تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں لبیک الہ الحق کے الفاظ بھی شامل تھے ، اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے تلبیہ میں (لبیک وسعدیک ، والخیر بیدیک ، والرغباء إليك والعمل) (میں بار بار حاضر ہوں تیری رغبت اور عمل بھی تیرے لیے) کے الفاظ زیادہ کیا کرتے تھے .

مرد کو چاہیے کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہیں . علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد (1599) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے : سب سے بہترین حج وہ ہے جس میں تلبیہ بلند آواز سے کہا جائے اور قربانی کا خون بہایا جائے . علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع (1112) میں اسے حسن قرار دیا ہے . حدیث کے الفاظ العج کا معنی تلبیہ بلند آواز سے کہنا اور الحج کا معنی قربانی کا خون بہانا ہے .

اور عورت صرف اتنی آواز سے تلبیہ کہے جو اس کے ساتھ والی کو ہی سنا جائے لیکن اگر اس کے آس پاس غیر محرم مرد ہوں تو اسے تلبیہ اونچی آواز سے نہیں کہنا چاہیے بلکہ وہ پست آواز سے کہے کہ کسی کو سنا نہ جائے .

اور اگر احرام باندھنے والے شخص کو کسی چیز کا خوف ہو کہ وہ اسے عبادت مکمل کرنے سے روک دے گی (مثلاً بیماری یا دشمن یا روکا جانا یا کوئی اور سبب) تو اس صورت میں اسے احرام مشروط کر لینا چاہیے اور اس کے لیے وہ مندرجہ ذیل الفاظ کہے :

(إن حبسني حابس فمحلي حيث حبستني) اگر مجھے کسی روکنے والے نے روک دیا تو جہاں مجھے روکے وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہو گی .

یعنی اگر مجھے بیماری یا تاخیر وغیرہ میں سے کسی مانع نے یہ عبادت مکمل کرنے سے روک دیا تو میں اپنے احرام سے حلال ہو جاؤں گا .

اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباۃ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب انہوں نے بیماری کی حالت میں احرام باندھنا چاہا تو انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے احرام کو مشروط کر لیں اور کہا کہ تم جو مستثنیٰ کرو گی وہ تمہارے لیے تمہارے رب پر ہو گا . صحیح بخاری (5089) صحیح مسلم (1207) .

لہذا جب احرام کو مشروط کرنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے میں اسے کوئی مانع پیش آجائے تو احرام کھول دے اور اس پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی .

لیکن جسے عبادت مکمل کرنے میں کسی مانع کا خدشہ نہ ہو تو اس کے لائق نہیں کہ وہ احرام کو مشروط کرے اس لیے کہ نہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احرام کو مشروط کیا اور نہ ہی ہر کسی کو مشروط کرنے کا حکم دیا ، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباۃ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بیماری کے باعث مشروط کرنے کا حکم دیا

تھا .

محرم شخص کے لیے کثرت سے تلبیہ کہنا ضروری ہے خاص کرجب حالات اور جگہ میں تبدیلی ہو مثلا کسی بلند جگہ پر چڑھے یا چڑھائی سے نیچے اترے یا رات شروع ہو یا دن چڑھے ، اور تلبیہ کہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور جنت طلب کرے اور اس کی رحمت سے آگ سے پناہ طلب کرتا رہے .

دوران عمرہ احرام سے لیکر طواف کی ابتدا کرنے تک تلبیہ کہنا مشروع ہے لہذا جب طواف کی ابتدا کرے تو تلبیہ کہنا ختم کر دے .

- مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا :

جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے اور اگر میسر ہو سکے تو اسے میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا چاہیے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل فرمایا تھا . صحیح مسلم (1259)

دوم : طواف :

جب مسجد حرام میں داخل ہو تو دایاں پاؤں اندر رکھے اور مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

(بسم اللہ ، والصلاة والسلام على رسول الله ، اللهم اغفر لي ذنوبي ، وافتح لي أبواب رحمتك ، أعوذ بالله العظيم ، وبوجهه الكريم ، وبسلطانه القديم من الشيطان الرجيم) اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہو ، اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے ، میں عظیم اللہ اور اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہی کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں .

پھر حجر اسود کی جانب جائے اور دائیں ہاتھ سے اس کا استلام کرے اور اس کا بوسہ لے اور اگر بوسہ لینا مشکل ہو تو اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھ کا بوسہ لے لے (حجر اسود کو ہاتھ سے چھونے کا نام استلام ہے) اور اگر استلام کرنا بھی ممکن نہ ہو تو حجر اسود کی جانب رخ کر کے اس کی جانب اشارہ کر کے تکبیر کہے اور ہاتھ کو نہ چومے .

حجر اسود کا استلام کرنے میں بہت فضیلت ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

اللہ تعالیٰ روز قیامت حجر اسود کو لائے گا تو اس کی دو آنکھیں ہونگی ان سے دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے بات کرے گا اور جس نے بھی اس کا حقیقی استلام کیا ہو گا اس کی گواہی دے گا . علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الترغیب والترہیب (1144) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور افضل یہ ہے کہ وہ دھکم پیل نہ کرے اور باقی لوگوں کو تکلیف واذیت نہ دے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا تھا :

اے عمر تو قوی و طاقتور شخص ہے حجر اسود پر بھیڑ نہ کر کیونکہ کمزور و ناتواں کو تکلیف دے گا ، اگر فرصت پاؤ تو اس کا استلام کرلو وگرنہ اس کی جانب رخ کرکے تکبیر کہ لو . مسند احمد (191) علامہ البانی رحمہ اللہ نے مناسک الحج والعمرة (21) میں اسے قوی کہا ہے .

پہر دائیں جانب چلے اور بیت اللہ کو اپنی بائیں جانب رکھے اور جب رکن یمانی (یہ حجر کی بعد تیسرا کونہ ہے) کا استلام کرے رکن یمانی کا نہ تو بوسہ لے اور نہ ہی وہاں تکبیر کہے اور نہ اشارہ کرے اور اگر اس کا استلام بھی نہ کر سکے یعنی اسے ہاتھ نہ لگا سکے تو وہاں سے آگے چل دے اور اس پر رش نہ کرے ، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے نجات دے . سنن ابوداؤد ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد (1666) میں اسے حسن قرار دیا ہے .

جب بھی حجر اسود کے پاس سے گزرے تو اس کے سامنے آکر تکبیر کہے ، اور باقی طواف میں اسے جو دعا پسند ہو وہ کرے یا اللہ کا ذکر کرے اور یا پھر قرآن مجید کی تلاوت کرے کیونکہ طواف اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بنایا گیا ہے . اور مرد کے لیے اس طواف میں دو چیزیں کرنا ضروری ہیں :

اول : ان میں سے ایک تو اضطباع ہے یہ طواف کی ابتدا سے لیکر اس کے اختتام تک ہوگا ، اضطباع یہ ہے کہ مرد اپنا دایاں کندھا ننگا کر لے وہ اس طرح کہ چادر کا درمیانہ حصہ اپنے دائیں کندھے کے نیچے رکھے اور دونوں کنارے بائیں کندھے پر ہوں ، اور جب طواف مکمل کر لے تو چادر کو طواف سے پہلے والی حالت میں ہی کر لے کیونکہ اضطباع صرف طواف کے لیے ہے .

دوم : دوسری چیز طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا ضروری ہے ، رمل یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ تیز تیز چلا جائے ، اور باقی چار چکروں میں رمل نہیں بلکہ وہ عام عادت کے مطابق ہی چلے .

جب طواف کے سات چکر پورے کرچکے تو اپنا دایاں کندھا ڈھانپ لے اور مقام ابراہیم کی جانب جائے اور یہ آیت پر (**وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى** اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ ، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ہواللہ احد پڑھے ، پھر نماز سے فارغ ہو کر حجر اسود کے پاس جائے اور اگر میسر ہو سکے تو اس کا استلام کرے ،

یہاں صرف استلام کرنا ہی مشروع ہے ، اور اگر استلام کرنا ممکن نہ ہو تو وہاں سے چل نکلے اور حجر اسود کی جانب اشارہ نہ کرے .

سوم : سعی

پھر سعی کرنے کے لیے صفا مروہ کی جانب جائے اور یہ آیت پڑھے **إِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ يَاقِينَا صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں ، اور یہ کہے ہم وہاں سے ابتدا کرتے ہیں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی ، اور پھر صفا پر چڑھے حتیٰ کہ کعبہ نظر آنے لگے اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے جو چاہے دعا کرے ، یہاں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے : (لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير . لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ، ونصر عبده ، وهزم الأحزاب وحده) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کے لیے ملک ہے اسی کے لیے تعریف ، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے ، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا ہی تمام جماعتوں کو شکست دی . صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)**

یہ تین بار دھرائے اور اس کے مابین دعا بھی کرے یعنی وہ مندرجہ بالا کلمات کرنے کے بعد دعا کرے اور پھر دوسری بار یہی کلمات ادا کر کے دعا کرے اور پھر تیسری بار کلمات ادا کر کے مروہ کی جانب روانہ ہو جائے اور تیسری بار یہ کلمات ادا کرنے کے بعد دعا نہ کرے .

اور جب سبز ستونوں کے پاس پہنچے تو حسب استطاعت تیزی سے دوڑ لگائے اور کسی دوسرے کو تکلیف و اذیت نہ دے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا مروہ کے مابین سعی کی اور فرمایا: ابطح دوڑے بغیر طے نہ کی جائے سنن ابن ماجہ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابن ماجہ (2419) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور ابطح وہ مسافت ہے جو اس وقت دو سبز ستونوں کے مابین ہے .

جب دوسرے سبز ستون کے پاس پہنچے تو عام حالت میں چلنا شروع کر دے حتیٰ کہ مروہ پر پہنچ جائے اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہو اور ہاتھ اٹھا کر وہی کلمات کہے جو صفا پر کہے تھے اور پھر مروہ سے نیچے اترنے کے بعد چلنے والی جگہ پر چلے اور دوڑنے والی جگہ پر دوڑ لگائے ، اور جب صفا پر پہنچے تو جس طرح پہلے کیا تھا اسی طرح اس بار بھی کرے ، اور اسی طرح مروہ پر حتیٰ کہ سات چکر مکمل کرے ، اس کا صفا سے مروہ جانا ایک چکر اور مروہ سے صفا واپس آنا دوسرا چکر ہے ، سعی کرنے والا اپنی سعی میں جو چاہے دعا کر سکتا ہے اور قرآن کی تلاوت بھی کر سکتا ہے .

تنبيه :

فرمان باري تعالي : **إِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ يَاقِينَا صفا** اور مروہ اللہ تعاليٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، یہ آیت سعی کرنے والا صرف اس وقت پڑھے گا جب وہ سعی کے لیے صفا کے قریب پہنچے اور صرف سعی کی ابتدا میں پڑھی جائے گی، ہر بار صفا پر آنے کے وقت یہ آیت پڑھنی مستحب نہیں جیسا کہ بعض لوگ کرتے بھی ہیں .

چہارم : سرمندانا یا بال چھوٹے کروانا :

جب سعی کے سات چکر مکمل کرچکے تو مرد اپنے پورے سر کومندائے، یا پھر اپنے بال چھوٹے کروائے .

پورے سر کومندوانا ضروري ہے اور اسی طرح پورے سرکے ہرجانب سے سب بال چھوٹے کروانا ضروري ہیں لیکن سرمندانا افضل ہے کیونکہ رسول کریم صلي الله عليه وسلم نے سرمندائے والوں کے لیے تین بار اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے ایک بار دعا فرمائی ہے . صحیح مسلم حدیث نمبر (1303) .

لیکن عورت اپنے بال انگلی کے ایک پورے جتنے بال کاٹے گی .

تو اس طرح عمرہ کے اعمال مکمل ہوچکے تو اس طرح عمرہ احرام ، طواف ، سعی اور سرمندانا یا بال چھوٹے کروانے کو عمرہ کہا جائے گا .

اللہ تعاليٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمارے اعمال قبول فرمائے یقیناً وہ قریب اور دعائیں قبول کرنے والا ہے .

دیکھیں : کتاب مناسک الحج والعمرة للالباني , اور کتاب صفة الحج والعمرة وکتاب المنهج لمريد الحج تالیف ابن عثيمين رحمہم اللہ تعاليٰ .

والله اعلم .